OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 & ISSN (PRINT): 2710-0227
https://www.arjicc.com DOI: **10.5281/zenodo.10519425**

اسلامی صکوک کا تعارف اور موجودہ معیشت میں اس کے فوائد

Introduction to Islamic Sukuk and Its benefits in Current Economy

Dr. Abdul Hannan
Assistant Professor, Ibadat International University, Islamabad.
Email: abdul.hannan@dms.iiui.edu.pk

Dr. Muhammad Sadiq
Principal the Muslim Education System.
Email: qarimsadiq@gmail.com

Zahoor Ahmed
Ph.D Scholar, Haripur University, Haripur.
Email: ukasha.ah@gmail.com

Received on: 17-07-2023 Accepted on: 22-08-2023

Abstract

There are basically three economic systems running in the world capitalism; and planned economies, which include communism and socialism and Islamic economic system. There is no doubt that the Islamic economic system is the only system that is the most useful and effective for humanity. The basis of the system is divine revelation, which is safe from all kinds of mistakes. And Muslim scholars, keeping in front of the new challenges in the current economy, have come up with a viable solution for the Muslim Ummah in the light of the Qur'an and Hadith, which can compete with the capitalist and cooperative system. An important part of this chain is Islamic Sukuk and the use of Sukuk in the Islamic economy is increasing day by day. In this article, the introduction of Islamic Sukuk and its reality along with its use and benefits in the current economy have been discussed.

Keywords: Islamic Economy, Sukuk, Islamic Sukuk, Solution, introduction.

دنیا میں بنیادی طور پر تین نظامہائے معیشت چل رہے ہیں۔ سرمایہ دارانہ نظام، اشتراکی نظام اور اسلامی معاشی نظام۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلامی معاشی نظام ہی وہ واحد نظام ہے جو انسانیت کے لیے سب سے مفید اور کار آمد ہے۔ کیوں کہ اس نظام کی بنیاد وحی الٰہی ہے جو ہر قسم کی غلطی سے محفوظ ہے۔ اور مسلم سکالرز نے موجودہ معیشت میں نئے چیلنجز کو سامنے رکھتے ہوئے قرآن وحدیث کی روشنی میں مسلم امہ کے لیے ایسے قابل عمل حل نکالے ہیں جن سے سرمایہ دارانہ اور اشتراکی نظام کا مقابلہ کیا جا سکے۔ اسی سلسلے کا ایک اہم حصہ اسلامی صکوک بھی ہیں اور اسلامی معیشت میں صکوک کا استعمال دن بدن بڑھ رہا ہے۔ اس مقالے میں اسلامی صکوک کا تعارف اور ان کی حقیقت کے ساتھ موجودہ معیشت میں ان کے استعمال اور فوائد پر گفتگو کی گئی ہے۔

صکوک کی تعریف:

صکوک صک کی جمع ہے ۔صک دستاویز کو کہتے ہیں۔قرون وسطی میں صک مسلمانوں کے تجارتی و دیگر کمرشل سرگرمیوں سے پیدا شدہ ذمہ داریوں کی نمائندگی کے لیے ایک دستاویز کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔البتہ اب صکوک کا موجودہ ڈھانچہ اصل میں استعمال ہونے والے صکوک سے مختلف ہے اور سیکیورٹرائزیشن کے روایتی تصور کے مترادف ہے۔صکوک سے مراد وہ دستاویزات ہیں جو اثاثوں،استعمال اور خدمات کی ملکیت میں غیر منقسم حصوں کی نمائندگی کرتی ہیں جن کی قیمت برابر ہوتی ہے۔یہ ایک ایسا عمل ہے جس میں بنیادی اثاثوں کی ملکیت سرمایہ کاروں کو سرٹیفکیٹس کے ذریعے منتقل کی جاتی ہے جو متعلقہ اثاثوں کے مناسب قدر کی نمائندگی کرتے ہیں۔[1]

صکوک کی اقسام

صکوک الاستثمار(Investment Sukuk)

صکوک الاستثمار کی تعریف

صکوک الاستثمار سے مراد ایسی دستاویزات ہیں، جن کی قیمت برابر ہوتی ہے،اور وہ اشیاء، منافع،خدمات یا کسی متعین پروجیکٹ کے اثاثہ جات کی ملکیت میں مشترکہ حصوں(Undivided Shares)کی نمائندگی کرتے ہیں۔[2]

صکوک الاستثمار کی اقسام

صکوک الاستثمار کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

(1)صکوک ملکیۃ الموجودات المؤجرۃ۔

(Certificates of Ownership in Leased Assets)

(2)صکوک ملکیۃ منافع الأعیان الموجودۃ

(Certificates of Ownership of usufructs of existing Assets)

(3)صکوک ملکیۃ منافع الأعیان الموصوفۃ فی الذمۃ

(Certificates of Ownership of usufructs of Described Future Assets)

(4)صکوک ملکیۃ الخدمات من طرف معین

(Certificates of Ownership of Services of a Specified Party)

(5)صکوک ملکیۃ الخدمات من طرف موصوف فی الذمۃ

(Certificates of Ownership of Described Future Services)

(6)صکوک السلم

(SALAM CERTIFICATES)

(7)صکوک الاستصناع

(ISTISNA CERTIFICATES)

(8)صکوک المرابحۃ

(MURABAHA CERTIFICATES)

(9)صکوک المشارکۃ

(PARTICIPATION CERTIFICATES)

(10)صکوک المضاربۃ

(MUDARABA SUKUK)

(11)صکوک الوکالۃ بالاستثمار

(Investment Agency Sukuk)

(12)صکوک المزارعۃ

(Muzara'a (Sharecropping) Certificates)

(13)صکوک المساقاۃ

(MUSAQAT (Irrigation) Certificates)

(14)صکوک المغارسۃ

(MUGHARASA (Agriculture) Certificates)

صکوک ملکیۃ الموجودات المؤجرۃ(Certificates of Ownership in Leased Assets)

یہ ایسی دستاویز ہیں، جن کی قیمت برابر ہوتی ہے، جس چیز کو کرائے پر دیا گیا ہے یا کرائے پر دینے کا وعدہ کیا گیا ہے، یا تو اس کا مالک یہ صکوک جاری کرتا ہے، یا اس کی طرف سے بروکر یہ صکوک جاری کرتا ہے، ان کے جاری کرنے کا مقصد مشاع حصوں کو فروخت کر کے قیمت حاصل کرنا ہوتا ہے، صکوک ہولڈر صکوک خرید کر اس چیز کے مالک بن جاتے ہیں۔

مثال کے طور پر ایک شخص نے ایک بلڈنگ کرائے پر دی ہوئی ہے، یا کوئی بلڈنگ اس کی ملکیت میں ہے، جس کو کرائے پر دینے کا وہ وعدہ کر چکا ہے، اس کو سرمائے کی ضرورت ہے، جس کے لئے وہ اس بلڈنگ کے مشاع حصوں کے صکوک جاری کرتا ہے، یہ صکوک بلڈنگ کے

مشاع حصوں کی نمائندگی کرتے ہیں، اور بلڈنگ کا مالک ان صکوک کے ذریعے بلڈنگ کے مشاع حصوں کو فروخت کرتا ہے، جو لوگ صکوک خریدتے ہیں، وہ بلڈنگ کے ان مشاع حصوں کو خریدتے ہیں، جس سے وہ ان حصوں کے مالک بن جاتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر بلڈنگ کے مالک نے پوری بلڈنگ ایک لاکھ روپے ماہانہ کرائے پر دی ہوئی تھی، اور اس نے آدھی بلڈنگ کے صکوک جاری کردیئے تو اس صورت میں جن لوگوں نے صکوک خریدے ہیں، وہ آدھی بلڈنگ کے مالک بن جائیں گے، اور ماہانہ کرائے میں سے آدھا ان کا حصہ ہو جائے گا۔

شرعی حکم

کرائے پر دی جانے والی اشیاء کی ملکیت کے صکوک جاری کرنے والا شخص ان اشیاء کے مشاع حصوں کو فروخت کرتا ہے، اور صکوک خریدنے والے ان اشیاء کے مشاع حصوں کو خریدتے ہیں۔ حصہ ٔمشاع کی خرید وفروخت شرعاً جائز ہے[3] جس نے ان اشیاء کو کرائے پر لے رکھا ہے، وہ صرف ان اشیاء کے منافع کا مالک ہے، ان کے عین کا مالک نہیں ہے، اس لئے یہ کرائے کا معاملہ ان اشیاء کے عین کی خرید فروخت سے مانع نہیں ہوگا۔[4]

صکوک ملکیۃ منافع الأعیان الموجودۃ (Certificates of Ownership of usufructs of existing Assets)

ان صکوک کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم

یہ ایسی دستاویز ہیں، جن کی قیمت برابر ہوتی ہے، اور اشیاء کا مالک ان اشیاء کے منافع کے صکوک خود یا بروکر کے واسطے سے جاری کرتا ہے، جو لوگ یہ صکوک خریدتے ہیں، وہ ان اشیاء کے منافع کے مالک بنتے ہیں، ان کے عین کے مالک نہیں بنتے۔

مثال کے طور پر ایک شخص کی ملکیت میں ایک بلڈنگ ہے، وہ اس بلڈنگ کے منافع صکوک کی صورت میں فروخت کرتا ہے۔ جو لوگ صکوک خریدتے ہیں، وہ اس بلڈنگ کے منافع کو خریدتے ہیں، اور وہ اس بلڈنگ کے منافع کے مشاع طور پر مالک بن جاتے ہیں، یہ صکوک اس بلڈنگ کے منافع کی نمائندگی کرتے ہیں، بلڈنگ کی ملکیت کی نمائندگی نہیں کرتے، جب صکوک ہولڈرز اس بلڈنگ کے منافع مالک بن جائیں گے، تو ان کے لئے جائز ہے چاہے تو بلڈنگ کے مالک کو ہی منافع فروخت کردیں یا کسی اور کو فروخت کردیں۔ کیونکہ حقیقتاً منافع کی بیع اجارہ ہوتی ہے، اس لئے اس پر اجارہ ہی کے احکام جاری ہوں گے۔

شرعی حکم

ان صکوک کا شرعی حکم یہ ہے کہ جو شخص صکوک جاری کرتا ہے، وہ چونکہ منافع کو فروخت کرتا ہے، اس لئے ضروری ہے کہ وہ منافع کا مالک بھی ہو، اس نے وہ بلڈنگ کسی کو کرائے پر نہ دے رکھی ہو، اگر اس نے وہ بلڈنگ پہلے ہی کرائے پر دے رکھی ہے، تو وہ اس بلڈنگ کے منافع کا مالک ہی نہیں ہوگا، لہذا اس صورت میں اس کے لئے منافع کے صکوک جاری کرنا جائز نہیں ہوگا۔ پس اگر وہ صکوک جاری کرے گا، تو وہ صکوک اس اجرت کے ہوں گے، جو اس نے کرائے دار سے وصول کرنی ہے، اور وہ اجرت کرائے دار پر دین اور قرض ہے، دین کی بیع

غیر مدیون کو جائز نہیں ہے، اس لئے منافع کے صکوک جاری کرنے کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ ان منافع کا مالک ہو، اس نے وہ چیز کسی کو کرائے پر نہ دے رکھی ہو، اور منافع کی بیع دراصل اجارہ ہے، یہ صکوک منافع کے مشاع حصوں کی نمائندگی کرتے ہیں، اور مشاع کا اجارہ شرعاً جائز ہے، لہذا یہ صکوک جاری کرنا بھی جائز ہے۔

دوسری قسم

ان صکوک کی دوسری قسم یہ ہے کہ جس شخص نے کسی چیز کو کرائے پر لے رکھا ہے، وہ اس چیز کے منافع کے صکوک خود یا کسی بروکر کے واسطہ سے جاری کرے، اس صورت میں بھی صکوک عین کے منافع کی نمائندگی کریں گے، فرق صرف یہ ہے کہ پہلی قسم میں چیز کا مالک منافع کے صکوک جاری کرتا ہے، اور دوسری قسم میں جس شخص نے چیز کو کرائے پر لے رکھا ہے، وہ صکوک جاری کرتا ہے۔

شرعی حکم

ان صکوک کا شرعی حکم یہ ہے کہ جس شخص نے کسی چیز کو کرائے پر لے رکھا ہے، وہ اس چیز کے منافع کا مالک ہے، اس لئے اس کے لئے ان منافع کو آگے فروخت کرنا جائز ہے، یہاں بھی چونکہ منافع کی خرید وفروخت ہو رہی ہے، اس لئے یہ شرعاً اجارہ ہوگا، اور اس پر اجارے کے احکام جاری ہوں گے، اور یہ صکوک منافع کے مشاع حصوں کی نمائندگی کرتے ہیں، اور مشاع کا اجارہ شرعاً جائز ہے۔[5]

مثال کے طور پر زید نے عمرو سے ایک ہوٹل ایک سال کے لئے کرائے پر لیا، اب زید ایک سال کے لئے اس ہوٹل کے منافع کا مالک بن گیا، لہذا زید کے لئے ان منافع کو فروخت کرنا جائز ہے، تو زید ان منافع کے صکوک جاری کر دیتا ہے، اور وہ صکوک منافع کے مشاع حصوں کی نمائندگی کرتے ہیں، اگر زید نے پورا ہوٹل ایک لاکھ روپے کرائے پر لیا تھا، تو اس کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ ایک لاکھ بیس ہزار روپے کے صکوک جاری کرے، کیونکہ زید ہوٹل کے منافع کا مالک ہے، وہ یہ منافع جس قیمت پر فروخت کرنا چاہے، آگے فروخت کر سکتا ہے، اور جو صکوک ہولڈرز ہیں، وہ بھی اگر ان صکوک کو منافع کے ساتھ آگے فروخت کرنا چاہیں، تو ان کے لئے بھی جائز ہے، کیونکہ صکوک ہولڈرز بھی منافع کے مشاع حصے کے مالک ہیں، اس لئے اگر وہ نفع کے ساتھ صکوک آگے فروخت کرنا چاہیں، تو شرعاً جائز ہے۔

مثال کے طور پر زید نے بیس بیس ہزار کے چھ صکوک جاری کئے، بکر نے ایک صک بیس ہزار کا خرید لیا، اب بکر کے لئے اس صک کو پچیس ہزار روپے میں آگے فروخت کرنا جائز ہے، اس کی مثال ایسی ہوگی، جیسے کسی نے کوئی گاڑی ایک ماہ کے لئے دس ہزار روپے کرائے پر لی، اب وہ گاڑی کسی اور کو پندرہ ہزار روپے کرائے پر دے دیتا ہے، تو امام احمدؒ، امام مالکؒ، اور امام شافعیؒ کے نزدیک یہ جائز ہے۔

اور حنفیہ کے نزدیک اگر اس نے اس چیز میں کوئی اضافہ کیا، مثلاً گاڑی میں LCD وغیرہ لگادی، تو اس صورت میں تو اس کے لئے زیادہ کرائے پر دینا جائز ہے، اور اگر اس میں کوئی اضافہ نہیں کیا، تو اتنے کرائے پر دے سکتا ہے، جتنے پر اس نے خود لی ہے، زائد کرائے پر دینا جائز نہیں ہے، اور صکوک کے مسئلے میں جمہور کے مذہب کو اختیار کیا گیا ہے۔[6]

صکوک ملکیۃ منافع الأعیان الموصوفۃ فی الذمۃ

(Certificates of Ownership of usufructs of Described Future Assets)

ان صکوک کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص متعین اوصاف والی چیز کرائے پر لے،اس کو اجارہ موصوفہ فی الذمہ کہا جاتا ہے،اور یہ شافعیہ کے نزدیک جائز ہے،جب اس نے متعین اوصاف والی چیز کے کرائے پر لے لی،تو وہ متعین اوصاف والی چیز کے منافع کا مالک بن گیا،اب وہ متعین اوصاف والی چیز کے منافع کے صکوک خود یا کسی بروکر کے واسطے سے جاری کرے،تو ان صکوک کو "صکوک ملکیۃ منافع الأعیان الموصوفۃ فی الذمۃ" کہا جاتا ہے،یعنی یہ ایسے صکوک ہیں،جو متعین اوصاف والی چیز کے منافع کی نمائندگی کرتے ہیں،اور جو لوگ صکوک خریدتے ہیں،وہ متعین اوصاف والی چیز کے منافع خریدتے ہیں،اور جو صکوک جاری کرتا ہے،وہ متعین اوصاف والی چیز کے منافع فروخت کرتا ہے۔

مثال کے طور پر ایک شخص نے متعین اوصاف والا جہاز کسی سے ایک سال کے لئے کرائے پر لے لیا،اس کو اجارہ موصوفہ فی الذمہ کہا جاتا ہے،اس کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ جس شخص سے جہاز کرائے پر لیا جارہا ہے،وہ اس وقت جہاز کا مالک بھی ہو۔جب اس نے متعین اوصاف والا جہاز ایک سال کے لئے کرائے پر لے لیا،تو وہ اس جہاز کے منافع کا مالک بن گیا،لہذا اس کے لئے وہ منافع آگے فروخت کرنا جائز ہے،اب وہ منافع کے صکوک جاری کر کے متعین اوصاف والے جہاز کے منافع آگے فروخت کرتا ہے،اور جو لوگ صکوک خریدتے ہیں،وہ متعین اوصاف والے جہاز کے منافع خریدتے ہیں،جس سے وہ جہاز کے منافع کے مشاعاًمالک بن جاتے ہیں،جب جہاز متعین ہو جائے،تو صکوک ہولڈرز کے لئے بھی ان صکوک کو نفع کے ساتھ آگے فروخت کرنا جائز ہے۔

شرعی حکم

ان صکوک کا شرعی حکم یہ ہے کہ اس میں صکوک جاری کرنے والا پہلے کسی کے ساتھ اجارہ موصوفہ فی الذمہ کا عقد کرتا ہے،یعنی متعین اوصاف والی چیز کسی سے کرائے پر لیتا ہے،جس سے وہ اس چیز کے منافع کا مالک بن جاتا ہے،اور اجارہ موصوفہ فی الذمہ شافعیہ کے نزدیک جائز ہے۔

اجارہ موصوفہ فی الذمہ کے بعد چونکہ وہ اس چیز کے منافع کا مالک بن جاتا ہے،لہذا اس کے لئے ان منافع کو نفع کے ساتھ آگے فروخت کرنا جائز ہے،کیونکہ منافع کو فروخت کرنا دراصل اجارہ ہے،اور صکوک منافع کے مشاع حصوں کی نمائندگی کرتے ہیں،اور مشاع کا اجارہ شرعاً جائز ہے،لہذا یہ صکوک جاری کرنا بھی شرعاً جائز ہے،اور ان صکوک کو نفع کے ساتھ آگے فروخت کرنا بھی جائز ہے۔[7]

صکوک ملکیۃ الخدمات من طرف معین (Certificates of Ownership of Services of a Specified Party)

یہ صکوک خدمات (Services) کی ملکیت کی نمائندگی کرتے ہیں،صکوک جاری کرنے والا خدمات کو فروخت کر کے صکوک ہولڈرز سے خدمات کی اجرت وصول کرتا ہے،جس کے نتیجے میں صکوک ہولڈرز خدمات کے مالک بن جاتے ہیں۔

اس کی صورت یہ ہے کہ ایک متعین یونیورسٹی مثال کے طور پر جامعہ کراچی MBA کرانے کی خدمات(Services)کے صکوک جاری کرتی ہے، یعنی جامعہ کراچی یہ پیشکش کرتی ہے کہ 100 افراد کو MBA کا مکمل کورس، پچاس لاکھ روپے میں کرائے گی، اور پچاس لاکھ کے وہ سو صکوک جاری کر دیتی ہے، اور ہر صک پچاس ہزار روپے کا ہے، اور یہ صک ایک شخص کو MBA کا مکمل کورس کرانے کی خدمات(Services)کی نمائندگی کرتا ہے، اس صورت میں جامعہ کراچی اپنی خدمات کو صکوک کی شکل میں فروخت کر رہی ہے، اور جو لوگ ان صکوک کو خرید رہے ہیں، وہ یہ خدمات خرید رہے ہیں، جس سے وہ ان خدمات کے مالک بن گئے ہیں، صکوک ہولڈرز نے یہ خدمات نقد رقم دے کر خریدی ہیں، پھر صکوک ہولڈرز یہ صکوک اُدھار پر نفع کے ساتھ آگے فروخت کر دیتے ہیں، اور خدمات کی خرید و فروخت شرعی اعتبار سے اجارہ ہوتا ہے، اس لئے اس پر اجارہ کے احکام جاری ہوں گے۔

مثال کے طور پر زید نے ایک صک پچاس ہزار روپے کا خریدا، جس سے وہ ایک فرد کے MBA کورس کی خدمات کا مالک بن گیا، زید نے MBA کا کورس نہیں کرنا، بکر MBA کا کورس کرنا چاہتا ہے، لیکن وہ ابھی کورس کی فیس پچاس ہزار روپے ادا نہیں کر سکتا، اس لئے وہ زید سے یہ صک ساٹھ ہزار روپے میں تین سال کیلئے اُدھار خرید لیتا ہے، جس سے وہ MBA کورس کی خدمات کا مالک بن جاتا ہے، اور اس طرح وہ MBA کا کورس مکمل کرتا ہے، اور تین سال کے بعد زید کو ساٹھ ہزار روپے صک کی قیمت ادا کر دیتا ہے۔

جن ملکوں میں تعلیم بہت مہنگی ہے، ان میں اس کی ضرورت کثرت سے پیش آتی ہے، طلباء صکوک اُدھار پر خرید لیتے ہیں، اور تعلیم مکمل کر کے ملازمت شروع کر دیتے ہیں، اور پھر ملازمت کی تنخواہ سے وہ صکوک کی قیمت ادا کر دیتے ہیں، یونیورسٹی کو یہ فائدہ ہوتا ہے کہ اس کو خدمات کی اجرت اکٹھی ایڈوانس مل جاتی ہے، اور صکوک ہولڈرز صکوک نفع کے ساتھ اُدھار فروخت کرتے ہیں، اس لئے ان کو بھی فائدہ ہوتا ہے، اور طلباء کو یہ فائدہ ہو جاتا ہے کہ فی الحال ان کے پاس تعلیم کے اخراجات کے لئے رقم نہیں ہوتی، لیکن وہ صکوک اُدھار خرید کر اپنی تعلیم حاصل کر لیتے ہیں، اور اس کے بعد ملازمت کی تنخواہ سے صکوک کی قیمت ادا کر دیتے ہیں۔[8]

صکوک ملکیۃ الخدمات من طرف موصوف فی الذمۃ

(Certificates of Ownership of Described Future Services)

یہ صکوک بھی "صکوک ملکیۃ الخدمات من طرف معین" کی طرح ہیں، دونوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ پہلی قسم کے صکوک کسی متعین ادارے یا یونیورسٹی کی طرف سے جاری ہوتے ہیں، اور یہ صکوک کسی متعین ادارے یا یونیورسٹی کی طرف سے جاری نہیں ہوتے، بلکہ متعین اوصاف والی یونیورسٹی یا ادارے کی طرف سے جاری کئے جاتے ہیں، وہ A، B، C میں سے کوئی یونیورسٹی بھی ہو سکتی ہے، البتہ یہ متعین ہوتا ہے کہ وہ یونیورسٹی کن اوصاف کی حامل ہے، اور اس کی ریٹنگ کیا ہے؟ یہ صکوک بھی متعین اوصاف کی حامل کسی یونیورسٹی کی خدمات (Services)کی نمائندگی کرتے ہیں، اور صکوک کی خرید و فروخت در اصل ان خدمات کی خرید و فروخت ہوتی ہے، جو یونیورسٹی فراہم کرے گی، اس لئے شرعاً یہ عقد اجارہ کا ہوتا ہے، اور اس پر اجارے کے احکام جاری ہوتے ہیں، اور جب تک غیر متعین یونیورسٹی کی تعیین نہیں

ہوتی،ان صکوک کو آگے فروخت کرنا جائز نہیں۔[9]

صکوک السلم اور ان کا شرعی حکم

صکوک السلم کی تعریف جاننے سے پہلے سلم کی حقیقت جاننا ضروری ہے، بیع سلم کی حقیقت یہ ہے کہ بائع متعین اوصاف والی چیز فروخت کرتا ہے، جس کی قیمت ایڈوانس وصول کرلیتا ہے،اور چیز بعد میں طے شدہ وقت پر خریدار کے حوالے کرنی ہوتی ہے، بیع سلم میں شرعاً یہ ضروری نہیں ہے کہ جس وقت وہ بیع سلم کررہاہے،اس وقت وہ چیزاس کی ملکیت میں ہو،البتہ بیع سلم کے لئے جو شرائط ہیں،ان کا پایاجاناضروری ہے۔[10]

صکوک السلم کی صورت یہ ہوتی ہے کہ بائع جو چیز بیع سلم کے ذریعے فروخت کرناچاہتاہے،وہ اس کے خود یامالیاتی ادارے کے ذریعے صکوک جاری کردیتاہے، یہ صکوک جاری کرنااس کی طرف سے بیع سلم کی آفر ہوتی ہے،اور جو لوگ یہ صکوک خریدتے ہیں،وہ مبیع (فروخت کی جانے والی چیز) بیع سلم کے ذریعے خرید رہے ہوتے ہیں،اس لئے ان کو قیمت ایڈوانس دینی ہوتی ہے،اور چیزان کو طے شدہ وقت پر ملے گی،صکوک جاری کرنے والے کو یہ فائدہ ہوگا کہ اس کو ایڈوانس میں رقم مل جائے گی،اور صکوک خریدنے والوں کو یہ فائدہ ہوگا کہ جب وہ چیز پر قبضہ کرلیں گے،تو زیادہ ریٹ پر مارکیٹ میں فروخت کرسکتے ہیں،یا اسی جیسی چیز کی کسی اور سے زیادہ ریٹ پر بیع سلم کرسکتے ہیں۔

مثال کے طور پر زید ایک ہزار ٹن چینی بیع سلم کے ذریعے فروخت کرنے کے لئے اس کے صکوک جاری کردیتاہے،اور ایک ہزار ٹن چینی کی قیمت مثال کے طور پر ایک سو ملین ہے،وہ سو ٹن چینی کے حساب سے دس صکوک جاری کردیتاہے،اور ہر صک دس ملین روپے کا ہے،اور ہر صک ایک سو ٹن چینی کی نمائندگی کرتاہے،اب جو لوگ صکوک خریدیں گے،وہ دراصل ایک ہزار ٹن چینی بیع سلم کے ذریعے خریدیں گے، جس نے ایک صک خریدا ہے،وہ ایک سو ٹن چینی خرید رہاہے،اور جس نے دو صک خریدے ہیں،وہ دو سو ٹن چینی خرید رہاہے۔

صکوک السلم ایک ہزار ٹن چینی کی نمائندگی کریں گے،اور چینی ابھی بائع کے ذمے دین (Due) ہے،جو وقتِ مقررہ پر صکوک ہولڈرز کے حوالے کرے گا،اس لئے جب تک چینی پر قبضہ نہیں ہوتا،اس وقت تک یہ صکوک مارکیٹ میں فروخت کرنا جائز نہیں، کیونکہ یہ دین (Due) کی بیع ہوگی،اور دین کی بیع غیر مدیون کو جائز نہیں ہے،البتہ قبضے کے بعد اگر وہ چاہیں تو زیادہ ریٹ پر فروخت کرسکتے ہیں، مثلاً ایک صک دس ملین کا تھا،تو وہ گیارہ ملین میں فروخت کرسکتے ہیں،اسی طرح اس مدت کے دوران اگر صکوک ہولڈرز بھی کسی کو ایک ہزار ٹن چینی بیع سلم کے ذریعے فروخت کرناچاہیں،تو کرسکتے ہیں۔[11]

صکوک الاستصناع اور ان کا شرعی حکم

صکوک الاستصناع کی تعریف سے پہلے "استصناع" کا مفہوم جاننا ضروری ہے،استصناع کا مفہوم یہ ہے کہ یہ ایسا عقد ہے، جس میں آرڈر پر کوئی چیز بنوائی جاتی ہے، جس وقت عقد ہوتاہے،اس وقت وہ چیز موجود نہیں ہوتی،اور اس کی قیمت کبھی پہلے اداکردی جاتی ہے،اور کبھی بعد میں چیز تیار ہونے پر اداکی جاتی ہے،اور کبھی ایسا ہوتاہے کہ کچھ قیمت پہلے اداکردی جاتی ہے،اور باقی چیز تیار ہونے پر اداکی

جاتی ہے، اور عقدِ استصناع کے صحیح ہونے کے لئے جو شرائط ہیں، ان کا پایا جانا ضروری ہے۔[12]

صکوک الاستصناع کی صورت یہ ہوتی ہے، بائع جو صانع (چیز تیار کرنے والا) ہے، وہ یہ صکوک جاری کرتا ہے، اور جو لوگ صکوک خریدتے ہیں، وہ اس چیز کو خریدتے ہیں، جو صانع نے تیار کرنی ہوتی ہے، اور صکوک خریدنے والے صانع کو اس چیز کی قیمت ایڈوانس ادا کر دیتے ہیں، جس سے صانع وہ چیز تیار کرتا ہے، لہذا یہ صکوک دراصل اس چیز کی نمائندگی کرتے ہیں، جو صانع نے تیار کرنی ہے۔

مثال کے طور پر زید بلڈر ہے، اس نے ایک بلڈنگ تعمیر کرنی ہے، اور اس کی لاگت مثال کے طور پر ایک سو ملین روپے ہے، زید خود یا کسی مالیاتی ادارے کے ذریعے بلڈنگ کے صکوک جاری کر دیتا ہے، یہ صکوک جاری کرنا زید کی طرف سے لوگوں کو عقدِ استصناع کے ذریعے خریدنے کی آفر ہے، اور جو لوگ صکوک خریدیں گے، دراصل وہ عقدِ استصناع کے ذریعے بلڈنگ خریدیں گے۔

مثال کے طور پر بلڈنگ کی کل لاگت ایک سو ملین روپے ہیں، زید فی صک دس ملین روپے کے حساب سے دس صکوک جاری کرتا ہے، ہر صک کی قیمت دس ملین روپے ہے، اور ہر صک بلڈنگ کے دس فیصد حصے کی نمائندگی کرتا ہے، صک کی بیع بلڈنگ کے مشاع (غیر متعین) حصے کی بیع ہے، اور مشاع کی بیع خواہ بیع سلم کے ذریعے سے ہو، یا عقدِ استصناع کے ذریعے سے ہو، جائز ہے۔

صکوک الاستصناع میں صکوک اس بلڈنگ کی نمائندگی کرتے ہیں، جو زید نے تیار کر کے دینی ہے، اس لئے جب تک بلڈنگ تیار ہو کر صکوک ہولڈرز کے حوالے نہیں ہوتی، صکوک ہولڈرز کے لئے صکوک مارکیٹ میں فروخت کرنا جائز نہیں، کیونکہ بلڈنگ صانع کے ذمے دین (Due) ہے، اور دین کی بیع غیر مدیون کو جائز نہیں ہے، اس لئے جب تک بلڈنگ تیار ہو کر صکوک ہولڈرز کے حوالے نہ ہو جائے، اس وقت تک صکوک مارکیٹ میں فروخت کرنا جائز نہیں، اور جب بلڈنگ تیار ہو کر صکوک ہولڈرز کے حوالے ہو جائے، تو اس وقت صکوک ہولڈرز صکوک مارکیٹ میں فروخت کر سکتے ہیں، اور اس وقت اگر وہی بلڈر صکوک ہولڈرز سے مارکیٹ ریٹ کے حساب سے صکوک خریدنا چاہے، تو وہ بھی خرید سکتا ہے، جب بلڈر صکوک خرید لے گا، تو وہ بلڈنگ کا مالک بن جائے گا، اس کے بعد اگر وہ کسی اور کو فروخت کرنا چاہے، تو کر سکتا ہے۔

صکوک الاستصناع میں صکوک جاری کرنے والے کو یہ فائدہ ہوتا ہے کہ اس نے بلڈنگ تیار کرنی ہوتی ہے، لیکن اس کے پاس سرمایہ نہیں ہوتا کہ وہ بلڈنگ تیار کر سکے، اس لئے وہ عقدِ استصناع کی بنیاد پر صکوک جاری کر دیتا ہے، اور اس کو ایڈوانس سرمایہ مل جاتا ہے، جس سے وہ بلڈنگ تیار کر لیتا ہے، اور صکوک ہولڈرز کو یہ فائدہ ہوتا ہے کہ بلڈنگ تیار ہونے کے بعد جب ان کو قبضہ حاصل ہو جاتا ہے، تو وہ صکوک مارکیٹ میں یا اسی بلڈر کو زیادہ ریٹ پر فروخت کر سکتے ہیں، بڑے تعمیراتی پروجیکٹ میں، جہاں بلڈر کے پاس تعمیراتی کام کے لئے سرمایہ نہ ہو، تو وہ عقدِ استصناع کی بنیاد پر صکوک جاری کر کے سرمایہ حاصل کر سکتا ہے۔[13]

صکوک المرابحہ:(MURABAHA CERTIFICATES)

صکوک المرابحہ کی صورت یہ ہے کہ کسی مالیاتی ادارے سے کوئی ہوائی جہاز عقدِ مرابحہ کے ذریعے خریدنا چاہتا ہے، اب ظاہر ہے کہ پہلے مالیاتی

ادارہ خود ہوائی جہاز خریدے گا،اس کے بعد اس کے ساتھ عقدِ مرابحہ کرے گا، لیکن مالیاتی ادارے کے پاس جہاز خریدنے کے لئے سرمایہ نہیں ہے،اس لئے وہ لوگوں کو دعوت دیتا ہے کہ وہ جہاز خریدنے میں سرمایہ کاری کریں،اور بینک درمیان میں واسطہ بن جاتا ہے،اور اپنی فیس وصول کرتا ہے،جو لوگ جہاز خریدنے کے لئے مالیاتی ادارے کو سرمایہ فراہم کرتے ہیں،مالیاتی ادارہ اس کے صکوک جاری کردیتا ہے،اور اس سرمایہ سے مالیاتی ادارہ صکوک ہولڈرز کا وکیل ہونے کی حیثیت سے ہوائی جہاز خریدتا ہے،جب مالیاتی ادارہ جہاز خرید لیتا ہے،تو یہ جہاز صکوک ہولڈرز کی ملک ہوتا ہے،اور صکوک جہاز میں مشاع حصوں کی نمائندگی کرتے ہیں،اس کے بعد مالیاتی ادارہ وہ جہاز عقدِ مرابحہ کے ذریعے صکوک ہولڈرز کی طرف سے اس شخص کو فروخت کردیتا ہے،جو مالیاتی ادارہ سے عقدِ مرابحہ کے ذریعے جہاز خریدنا چاہتا ہے،اس میں مالیاتی ادارے کو یہ فائدہ ہوگا کہ اس کو کمیشن مل جائے گا، کیونکہ اس سارے معاملے میں مالیاتی ادارہ صکوک ہولڈرز کا وکیل ہوتا ہے،اور صکوک ہولڈرز کو یہ فائدہ ہوگا کہ جو جہاز مثال کے طور پر سو ملین میں خریدا گیا تھا،وہ آگے عقدِ مرابحہ کے ذریعے ایک سو پندرہ ملین میں فروخت ہو جائے گا،اور اس طرح ان کو پندرہ ملین کا فائدہ ہو جائے گا۔

صکوک المرابحہ کا شرعی حکم

صکوک المرابحہ کو مارکیٹ میں فروخت کرنے کا حکم یہ ہے کہ جب تک جہاز عقدِ مرابحہ کے ذریعے اس شخص کے حوالے نہیں کیا گیا، جو مالیاتی ادارے سے عقدِ مرابحہ کرنا چاہتا ہے،اس وقت تک چونکہ صکوک جہاز کے مشاع حصوں کی نمائندگی کرتے ہیں،اس لئے ان کو اگر مارکیٹ میں کوئی فروخت کرنا چاہے،تو کر سکتا ہے،اور جب مالیاتی ادارہ صکوک ہولڈرز کا وکیل ہونے کی حیثیت سے جہاز عقدِ مرابحہ کے ذریعے آگے فروخت کرکے اس کے حوالے کردے گا،تو صکوک ہولڈرز کی جہاز میں ملکیت ختم ہو جائے گی،اب دوسرے شخص کے ذمے جہاز کی جو قیمت واجب الاداء ہے،اس میں تمام صکوک ہولڈرز شریک ہوں گے،اور صکوک اس دین (Due) کی نمائندگی کریں گے جو اس شخص کے ذمے واجب ہے،اس لئے جب جہاز اس شخص کے حوالے ہو جائے گا،تو اس کے بعد صکوک ہولڈرز کے لئے صکوک مارکیٹ میں فروخت کرنا جائز نہیں، کیونکہ یہ دین کی بیع ہوگی،اور دین کی بیع غیر مدیوں کو جائز نہیں۔[14]

صکوک المشارکۃ:(PARTICIPATION CERTIFICATES)

صکوک المشارکۃ نئے پروجیکٹ کو شروع کرنے کے لئے یا موجودہ پروجیکٹ کی ترقی کے لئے یا عقود مشارکہ میں سے کسی عقد کی بنیاد پر سرمایہ کاری کرنے کے لئے جاری کئے جاتے ہیں،اور صکوک ہولڈرز پروجیکٹ کے اپنے حصوں کے مطابق مالک بن جاتے ہیں، یا کاروباری سرگرمی کے اثاثہ جات کے اپنے حصوں کے مطابق مالک بن جاتے ہیں،اور صکوک المشارکۃ کا انتظام شرکت یا مضاربہ یا سرمایہ کاری میں وکیل ہونے کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔

اگر یہ صکوک شرکت کی بنیاد پر جاری کئے جائیں،تو ان کو ''صکوک الشرکۃ '' کہا جاتا ہے،اور مضاربہ کی بنیاد پر جاری کئے جائیں،تو ان کو ''صکوک المضاربۃ'' کہا جاتا ہے،اور اگر سرمایہ کاری میں وکیل ہونے کی بنیاد پر جاری کئے جائیں،تو ان کو ''صکوک الوکالۃ

بالاستثمار" کہا جاتا ہے۔

صکوک المشارکۃ کا شرعی حکم

اگر صکوک المشارکۃ شرکت کی بنیاد پر جاری کئے جائیں، تو اس صورت میں صکوک جاری کرنے والا متعین پروجیکٹ میں یا متعین سرگرمی میں اپنے ساتھ شریک ہونے کی دعوت دیتا ہے، اور جو لوگ صکوک خریدتے ہیں، وہ عقدِ مشارکہ کے ذریعے شریک ہو جاتے ہیں، اور جو سرمایہ صکوک ہولڈرز فراہم کرتے ہیں، وہ شرکت میں رأس المال (Capital) بن جاتا ہے، اور صکوک ہولڈرز شرکت کے اثاثہ جات کے نفع ونقصان کے ساتھ اپنے حصوں کے مطابق مالک بن جاتے ہیں، لہذا اس پروجیکٹ سے اگر فائدہ ہوا، تو طے شدہ نفع کے مطابق نفع میں شریک ہوں گے، اور اگر نقصان ہوا، تو اپنے سرمائے کے مطابق نقصان میں بھی شریک ہوں گے۔

مثال کے طور پر زید ایک بڑا ہوٹل بنانا چاہتا ہے، اس کے لئے اسے سو ملین روپے کی ضرورت ہے، اس لئے وہ لوگوں کو اس پروجیکٹ میں شریک ہونے کی دعوت دیتا ہے، اور اس کے صکوک جاری کر دیتا ہے، اب جو لوگ صکوک خریدتے ہیں، وہ شرکت کی بنیاد پر سرمایہ فراہم کرتے ہیں، اس طرح وہ زید کے ساتھ اس پروجیکٹ میں شریک ہوتے ہیں، اور جو سرمایہ وہ فراہم کرتے ہیں، وہ شریک کا رأس المال (Capital) ہوتا ہے، اس کے بعد جب یہ پروجیکٹ مکمل ہو جائے گا، اور ہوٹل تیار ہو جائے گا، تو تمام صکوک ہولڈرز اپنے حصوں کے مطابق اس ہوٹل کے مالک ہوں گے، اور اگر یہ ہوٹل نفع کے ساتھ فروخت کیا جائے گا، تو صکوک ہولڈرز نفع میں طے شدہ تناسب سے شریک ہوں گے۔

مثال کے طور پر اگر نفع کا تناسب برابر طے ہوا تھا، اور کل شرکاء بیس تھے، اور سب کا سرمایہ برابر تھا، ہر ایک نے پانچ ملین روپے رأس المال (Capital) دیا تھا، تو اس صورت میں اگر ہوٹل ایک سو بیس ملین میں فروخت ہوا، تو بیس ملین نفع میں تمام صکوک ہولڈرز (شرکاء) شریک ہوں گے، اور ہر ایک کو ایک ملین روپے ملیں گے، اور اگر نقصان میں فروخت ہوا تھا، تو نقصان میں بھی تمام شرکاء شریک ہوں گے۔

مثال کے طور پر اگر ہوٹل اسّی (۸۰) ملین میں فروخت ہوا، تو بیس ملین جو نقصان ہوا ہے، اس میں بھی تمام صکوک ہولڈرز شریک ہوں گے، اور ہر ایک، ایک ملین کا نقصان برداشت کرے گا۔

اسی طرح اگر ہوٹل کو آگے کرایہ پر دیا گیا، تو کرائے میں بھی تمام صکوک ہولڈرز شریک ہوں گے، مثال کے طور پر اگر ہوٹل ایک سال کے لئے بیس ملین روپے کرائے پر دیدیا گیا، تو بیس ملین کرائے میں تمام صکوک ہولڈرز کا حصہ ہوگا، اور ہر ایک کو ایک ملین روپے ملیں گے۔

حکومتی سطح پر زیادہ تر صکوک مشارکہ کی بنیاد پر جاری کئے جاتے ہیں، اور پاکستان میں بھی زیادہ تر صکوک مشارکہ کی بنیاد پر جاری کئے گئے ہیں، مثال کے طور پر حکومت کو اگر ڈیم بنانا ہے، اور اس کے لئے ہزار ملین روپے کی ضرورت ہے، تو حکومت مشارکہ کے صکوک جاری کر دیتی ہے، اور جو لوگ صکوک خریدتے ہیں، وہ اس پروجیکٹ میں شریک ہو جاتے ہیں، جب یہ ڈیم تیار ہو جائے گا، تو تمام صکوک

ہولڈرز اپنے حصوں کے مطابق اس کے مالک ہوں گے، اس کے بعد کبھی حکومت ڈیم صکوک ہولڈرز سے کرایہ پر لے لیتی ہے، یا قسطوں میں ان سے خرید لیتی ہے، اور کبھی اس میں شرکتِ متناقصہ بھی ہوتی ہے کہ حکومت کچھ حصہ خرید کر اس کی ملکیت میں شریک ہو جاتی ہے، اور پھر الگ عقد کے ذریعے صکوک ہولڈرز کا حصہ کرایہ پر لے لیتی ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ عقدِ بیع کے ذریعے صکوک ہولڈرز کا حصہ خریدتی بھی رہتی ہے، اور شرکتِ متناقصہ کی مکمل تفصیل پہلے لکھی جا چکی ہے۔[15]

صکوک المضاربۃ اور ان کا شرعی حکم

صکوک المشارکۃ اگر مضاربت کی بنیاد پر جاری کئے جائیں، تو ان کو "صکوک المضاربۃ" کہتے ہیں، اس صورت میں صکوک جاری کرنے والا مضارب ہوتا ہے، اور صکوک خریدنے والے رب المال (Owners of Capital) ہوتے ہیں، اور جو سرمایہ فراہم کیا گیا ہے، وہ رأس المال المضاربۃ (Mudarabah Capital) ہے، اور سرمایہ سے جو اثاثہ بھی خریدا جائے گا، صکوک ہولڈرز اپنے حصوں کے مطابق اس کے مالک ہوں گے، اور طے شدہ نفع کے تناسب سے نفع میں شریک ہوں گے، اور اگر نقصان ہوا، تو صکوک ہولڈرز نقصان برداشت کریں گے۔[16]

صکوک الوکالۃ بالاستثمار (Investment Agency Sukuk) اور ان کا شرعی حکم

صکوک المشارکۃ اگر اس بنیاد پر جاری کئے جائیں کہ صکوک جاری کرنے والا سرمایہ کاری کا وکیل (Agent) ہو، اور صکوک خریدنے والا موکل ہو، تو ان کو صکوک الوکالۃ بالاستثمار (Certificates of Investment Agency) کہا جاتا ہے۔

جو شخص وکیل بالاستثمار (Investment Agent) ہے، وہ اپنی اجرت وصول کرے گا، اور صکوک ہولڈرز کی طرف سے جو سرمایہ فراہم کیا گیا ہے، اس سے یہ وکیل بالاستثمار جو کچھ اثاثہ جات خریدے گا، اس میں تمام صکوک ہولڈرز اپنے حصوں کے مطابق شریک ہوں گے، اور اس سرمایہ کاری سے جو نفع ہو گا، اس میں بھی سب شریک ہوں گے۔[17]

صکوک المزارعۃ اور ان کا شرعی حکم

صکوک المزارعۃ کے تعارف سے پہلے مزارعت کی حقیقت جاننا ضروری ہے، مزارعت کی حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے، جو زرعی زمین میں ہوتا ہے، اور فریقین میں سے ایک زراعت کا کام کرتا ہے، اور دوسرا زمین یا اس کے منافع کا مالک ہوتا ہے، اور پیداوار میں جو تناسب فریقین میں طے ہوتا ہے، اس کے مطابق ہر فریق کا حصہ ہوتا ہے، اور اس کے جواز کے لئے شرعاً کچھ شرائط ہیں، جن کا پایا جانا ضروری ہے۔[18]

صکوک المزارعۃ کی صورت یہ ہے کہ زمین کا مالک یا زمین کے منافع کا مالک خود یا کسی مالیاتی ادارے کے ذریعے یہ صکوک جاری کرتا ہے، مالک زمین کا صکوک جاری کرنا لوگوں کو عقدِ مزارعت کی آفر ہے، اور جو لوگ صکوک خریدتے ہیں، وہ مالکِ زمین کے ساتھ عقدِ مزارعت کرتے ہیں، اور اپنا مال خرچ کر کے زمین میں زراعت کرتے ہیں، اور پیداوار میں طے شدہ تناسب سے شریک ہوتے ہیں، اور یہ صکوک پیداوار میں صکوک ہولڈرز کے مشاع حصوں کی نمائندگی کرتے ہیں، اور جب صکوک جاری کئے جاتے ہیں، تو اخراجات جس میں آلاتِ زراعت، بیج

اور انجینئر اور عاملین کی اجرت وغیرہ بھی شامل ہوتی ہے،اس کے بارے میں تمام چیزوں کی وضاحت کردی جاتی ہے،اور صکوک ہولڈرز صکوک خریدتے وقت جو رقم ادا کرتے ہیں، وہ زراعت کے اخراجات میں استعمال ہوتی ہے۔

صکوک المزارعۃ چونکہ پیداوار میں مشاع حصوں کی نمائندگی کرتے ہیں،اس لئے جب تک پیداوار تیار نہ ہو،اس وقت ان کو مارکیٹ میں فروخت کرنا جائز نہیں،البتہ جب پیداوار تیار ہو جائے،تو اس وقت ان صکوک کو مارکیٹ میں فروخت کیا جاسکتا ہے،کیونکہ پیداوار میں صکوک ہولڈر شریک ہے،اور یہ شرکت، شرکتِ ملک ہے،اور شرکتِ ملک میں اگر کوئی شریک اپنا حصہ فروخت کرنا چاہے،تو فروخت کرسکتا ہے۔[19]

صکوک المساقاۃ اور ان کا شرعی حکم

صکوک المساقاۃ کی تعریف سے پہلے مساقاۃ کی حقیقت جاننا ضروری ہے۔

مساقاۃ کی حقیقت یہ ہے کہ یہ ایسا عقد ہے جس میں پھل دار درختوں کا مالک دوسرے شخص سے یہ معاملہ کرتا ہے کہ وہ ان درختوں کی دیکھ بھال اور ان کو پانی وغیرہ دے گا،اور جو پھل حاصل ہوں گے، وہ دونوں فریقین کے درمیان طے شدہ تناسب سے تقسیم ہوں گے۔

صکوک المساقاۃ کی صورت یہ ہے کہ پھل دار درختوں کا مالک خود یا کسی مالیاتی ادارے کے ذریعے یہ صکوک جاری کرتا ہے،اور یہ صکوک جاری کرنا اس کی طرف سے لوگوں کو عقدِ مساقاۃ کی آفر ہے،اور جو لوگ صکوک خریدتے ہیں، وہ درختوں کے مالک کے ساتھ عقدِ مساقاۃ کرتے ہیں،اور درختوں کی دیکھ بھال کا کام کرتے ہیں،اور فریقین کے درمیان حاصل ہونے والے پھلوں کا جو تناسب طے ہوتا ہے،اس کے مطابق پھلوں میں حصہ دار ہوتے ہیں، یہ صکوک بھی پھلوں میں مشاع حصوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

صکوک المساقاۃ چونکہ پھلوں میں مشاع حصوں کی نمائندگی کرتے ہیں،اس لئے جب تک پھل تیار نہ ہو جائیں،اس وقت ان صکوک کو مارکیٹ میں فروخت کرنا جائز نہیں،البتہ جب پھل تیار ہو جائے،تو اس وقت ان صکوک کو مارکیٹ میں فروخت کرنا جائز ہے، کیونکہ پھلوں میں صکوک ہولڈرز شریک ہیں،اور یہ شرکتِ ملک ہے،اور شرکتِ ملک میں اگر کوئی شریک اپنا حصہ فروخت کرنا چاہے،تو جائز ہے۔[20]

صکوک المغارسۃ اور ان کا شرعی حکم

صکوک المغارسۃ کے تعارف سے پہلے مغارسۃ کی حقیقت جاننا ضروری ہے۔

مغارسۃ کی حقیقت یہ ہے کہ زمین کا مالک دوسرے شخص سے یہ عقد کرتا ہے کہ وہ اس زمین میں متعین درخت اگائے گا،اور جو درخت حاصل ہوں گے، ان میں دونوں طے شدہ تناسب سے شریک ہوں گے۔[21]

صکوک المغارسۃ کی صورت یہ ہے کہ زمین کا مالک خود یا کسی مالیاتی ادارے کے واسطے سے یہ صکوک جاری کرتا ہے،اور صکوک جاری کرنا اس کی طرف سے عقدِ مغارسۃ کی آفر ہوتی ہے،اور جو لوگ صکوک خریدتے ہیں، وہ مالکِ زمین کے ساتھ عقدِ مغارسۃ کرتے ہیں،اور جو درخت تیار ہوں گے، اس میں طے شدہ تناسب سے شریک ہوتے ہیں، یہ صکوک تیار ہونے والے درختوں میں مشاع حصوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔[22]

مروّجہ صکوک

آج کل پاکستان میں جو صکوک جاری ہو رہے ہیں، وہ زیادہ تر مشارکتہ، شرکت متناقصہ، شرکت ملک اور اجارہ کی بنیاد پر ہیں، کچھ صکوک تو ایسے ہیں، جو حکومت نے جاری کئے ہیں، اور کچھ ایسے صکوک ہیں، جو پرائیویٹ کمپنیوں نے جاری کئے ہیں۔

حکومت کے صکوک جاری کرنے کا مقصد

حکومت کے صکوک جاری کرنے کا مقصد عوام سے سرمایہ کا حاصل کرنا ہے، جیسے حکومت بانڈز جاری کرتی ہے، اس کا مقصد عوام سے قرضہ حاصل کرنا ہوتا ہے، اسی طرح اسلامی بنکوں کے لیے حکومت اسلامی صکوک جاری کرتی ہے، اور ان صکوک کے ذریعے اسلامی بینکوں سے سرمایہ حاصل کرتی ہے۔

پرائیویٹ کمپنیوں کے صکوک جاری کرنے کا مقصد

پرائیویٹ کمپنیاں جو صکوک جاری کرتی ہیں، اس کا مقصد کبھی تو اس سودی قرضے کو ادا کرنا ہوتا ہے، جو انہوں نے مختلف بینکوں سے لیا ہوتا ہے، اور کبھی اپنے کاروبار کو وسعت دینے کے لئے صکوک جاری کئے جاتے ہیں۔

حکومت کے صکوک جاری کرنے کا طریقہ کار

حکومت کے صکوک جاری کرنے کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ وہ پہلے اثاثہ متعین کرتی ہے، جس کے صکوک جاری کرنے ہوتے ہیں، اور پھر اس اثاثے کی ویلیو نکالی جاتی ہے، اس ویلیو کی بنیاد پر صکوک جاری کئے جاتے ہیں۔

مثال کے طور پر حکومت کو ایک ارب روپے کی ضرورت ہے، اور وہ اس کے حصول کیلئے صکوک جاری کرنا چاہتی ہے، تو اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ سب سے پہلے وہ اثاثے متعین کرے گی، جس کے وہ صکوک جاری کرنا چاہتی ہے اس کے بعد ان اثاثوں کی ویلیو نکالی جائے گی، اور اس کی جو مارکیٹ ویلیو ہو گی، اس کی بنیاد پر صکوک جاری کئے جائیں گے، مثال کے طور پر اثاثوں کی دس ارب روپے ویلیو نکلتی ہے، اور وہ ایک ارب یعنی دس فیصد اثاثے کے صکوک جاری کرتی ہے حکومت کے ایک ارب کے صکوک جاری کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ دس فیصد اثاثے فروخت کرنا چاہتی ہے، اور جو لوگ صکوک خریدیں گے، وہ دس فیصد اثاثے کے مالک بن جائیں گے، یہ دراصل ایک سیل ایگریمنٹ ہوتا ہے، اور جو لوگ صکوک خریدنا چاہتے ہیں، وہ پہلے کسی ادارے کے ساتھ ایجنسی ایگریمنٹ کرتے ہیں، اور وہ ادارہ صکوک ہولڈر کی طرف سے گورنمنٹ کے ساتھ سیل ایگریمنٹ کرتا ہے، اگر ایک ارب کے صکوک ہیں، اور وہ دس افراد نے مل کر صکوک خریدے ہیں، تو ہر ایک دس کروڑ روپے دے گا، اور ہر ایک کا حصہ برابر ہو گا، اور ہر صکوک ہولڈر اثاثے کے مشاع حصے کا مالک بن جائے گا، یہ پہلا مرحلہ مکمل ہو جائے گا۔

دوسرا مرحلہ یہ ہو گا کہ یہ صکوک ہولڈرز وہ اثاثہ حکومت کو کرائے پر دے دیں گے، اور اسکی اجرت طے ہو جائے گی، اور یہ بھی طے ہو جائے گا کہ یہ اجارہ کتنی مدت تک ہے؟ اور اجرت میں اضافے کا فارمولا بھی تیار ہو جائے گا، اس طرح یہ دوسرا مرحلہ مکمل ہو جائے گا۔

تیسرے مرحلے میں صکوک ہولڈرز ان صکوک کو یونٹس میں تبدیل کر کے حکومت کو فروخت کر دیتے ہیں، اور حکومت ان یونٹس کو مارکیٹ

ریٹ پر تھوڑا تھوڑا کر کے خریدتی رہتی ہے، اور ایک مرحلے پر وہ تمام صکوک خرید لیتی ہے، اس طرح وہ دوبارہ اس اثاثے کی مکمل طور پر مالک بن جاتی ہے، اور صکوک ہولڈرز کی ملکیت ختم ہو جاتی ہے، اور صکوک ہولڈرز نے اثاثے کو کرائے پر دے کر جو اجرت وصول کی ہوتی ہے، وہ ان کا نفع بن جاتی ہے، اس طرح حکومت کا مقصد بھی حاصل ہو جاتا ہے، اور صکوک ہولڈرز کو بھی فائدہ ہو جاتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ صکوک کا جو طریقہ لکھا گیا ہے، اس میں تین الگ الگ عقد ہوتے ہیں:

(1) حکومت کا صکوک فروخت کرنا۔

(2) صکوک ہولڈرز کا اثاثے کو کرائے پر دینا۔

(3) حکومت کا صکوک خرید کر دوبارہ اثاثے کا مالک بن جانا۔

ان میں کوئی عقد دوسرے عقد کے ساتھ مشروط نہیں ہوتا، بلکہ ہر ایک عقد الگ الگ اپنے وقت پر ہوتا ہے۔

صکوک میں رِسک کَور کرنے کا طریقہ

صکوک میں ایک رِسک یہ ہوتا ہے کہ صکوک فروخت کرنے کے بعد ہو سکتا ہے کہ صکوک ہولڈرز ان صکوک کو فروخت نہ کریں، تو اس صورت میں صکوک جاری کرنے والے ادارے کے لئے مشکل پیش آجائے گی، اس لئے اس رِسک کو کَور کرنے کے لئے صکوک ہولڈرز یہ وعدہ کرتے ہیں کہ وہ ان صکوک کو یونٹس کی شکل میں فروخت کریں گے، یہ وعدہ عقد سے الگ ہوتا ہے، اور اس وعدے کی وجہ سے وہ اس کے پابند ہوتے ہیں کہ ان صکوک کو صکوک جاری کرنے والے ادارے کو فروخت کریں، اس طرح صکوک جاری کرنے والا ادارہ کبھی یہ وعدہ کرتا ہے کہ وہ ان صکوک کو خریدے گا۔

دوسرا رِسک یہ ہوتا ہے کہ صکوک ہولڈرز اس اثاثے کو صکوک جاری کرنے والے ادارے کو کرائے پر دیتے ہیں، اگر وہ ادارہ کرائے پر نہ لے، تو اس صورت میں صکوک ہولڈرز کو نقصان ہو سکتا ہے، اس لئے اس رِسک کو کَور کرنے کے لئے صکوک جاری کرنے والا ادارہ یہ وعدہ کرتا ہے کہ وہ اس اثاثے کو، جس کے صکوک جاری کئے ہیں، کرائے پر لے گا، اس طرح صکوک ہولڈرز بھی یہ وعدہ کرتے ہیں کہ وہ اس اثاثے کو کرائے پر دیں گے۔

تیسرا رِسک یہ ہوتا ہے کہ جتنی مدت تک کے لئے صکوک جاری کئے جاتے ہیں، اس دوران اگر اس اثاثے کی مرمّت کی ضرورت پیش آگئی، تو مرمّت کے اخراجات کون برداشت کرے گا؟ اصولاً تو صکوک ہولڈرز ہی کو مرمت کے اخراجات برداشت کرنے چاہئیں، کیونکہ اثاثے کے مالک صکوک ہولڈرز ہیں، لیکن اس میں صکوک ہولڈرز کا نقصان ہے، کیونکہ اگر مرمت کے اخراجات بھی صکوک ہولڈرز برداشت کریں گے، تو ان کا نفع تو مرمّت کے اخراجات میں صرف ہو جائے گا، اور ان کو ان صکوک خریدنے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا، اس لئے اس رِسک کو کَور کرنے کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا تا ہے کہ اجارہ کی جو پہلی مدت ہوتی ہے، وہ عام طور پر تین ماہ ہوتی ہے، اس دوران مرمت کے اخراجات صکوک ہولڈرز برداشت کرتے ہیں، اور یہ اخراجات آئندہ تین ماہ کے اجارہ کی اجرت میں شامل کر کے اجرت

بڑھادی جاتی ہے،اوراس کے لئے پہلے سے فارمولا طے ہوتا ہے کہ پہلی سہ ماہی میں جو مرمت کے اخراجات آئیں گے،وہ دوسری سہ ماہی کی اجرت میں شامل ہوجائیں گے،اور دوسری سہ ماہی میں مرمت کے جواخراجات آئیں گے،وہ تیسری سہ ماہی کی اجرت میں شامل ہوجائیں گے،اورآخری سہ ماہی میں مرمت کے جواخراجات آتے ہیں،وہ یاتوصکوک ہولڈرز برداشت کرتے ہیں،یاصکوک جاری کرنے والاادارہ پہلے سے یہ وعدہ کرلیتاہے کہ آخری سہ ماہی کے مرمت کے اخراجات وہ تبرعاً برداشت کرلے گا۔

جدید معیشت میں اسلامی صکوک کا کردار

جوصکوک احکامِ شرعیہ کی بنیادپر جاری کئے جاتے ہیں،اسلامی معیشت کی ترقی میں ان کااہم کردارہے،بشرطیکہ صکوک کے جارے کرنے میں تمام بنیادی چیزوں کی رعایت رکھی جائے،جن سے اسلامی نظام معیشت دوسرے نظامہائے معیشت سے ممتاز ہوتاہے،آج کل پوری دنیامیں سودی نظام رائج ہے،اور جودستاویز مثلاً بانڈز وغیرہ جاری کئے جاتے ہیں،وہ بھی سودی بنیادپر جاری کئے جاتے ہیں،بڑے بڑے پروجیکٹ جن کے لئے کثیر سرمائے کی ضرورت ہوتی ہے،ان پروجیکٹ میں میں دستاویز خریدنے والے کاکوئی حصہ نہیں ہوتا،اورنہ ہی ان کے منافع میں وہ شریک ہوتے ہیں،بلکہ جولوگ سودی دستاویز خریدتے ہیں،وہ حکومت کوقرض دیتے ہیں،اور سود کی جوشرح بازار میں رائج ہوتی ہے،اس کے مطابق ان کو سود ملتاہے،پروجیکٹ کے نہ تووہ مالک ہوتے ہیں،اورنہ ہی اس کے منافع میں حصہ دار ہوتے ہیں۔

مثال کے طورپر اگر حکومت کو کوئی ڈیم بناناہے،تواس کے لئے کثیر سرمائے کی ضرورت ہے،سودی نظام کے مطابق حکومت بانڈز جاری کرتی ہے،اور جولوگ بانڈز خریدتے ہیں،وہ حکومت کوقرض دیتے ہیں،اور بانڈز قرض کی دستاویز ہوتے ہیں،حکومت اور بانڈز خریدنے والوں کاتعلق مقروض اورقرض خواہ کاہوتاہے،اوراس وقت مارکیٹ میں سود کی جوشرح رائج ہوتی ہے،اس کے مطابق حکومت ان کو سوداداکرتی ہے،حکومت جوڈیم تیار کرے گی،اس میں بانڈز ہولڈرز کاکوئی حصہ نہیں ہوگا،اورنہ ہی اس کے منافع میں وہ شریک ہوں گے۔

جبکہ اسلامی صکوک کابنیادی نکتہ یہ ہے کہ صکوک ہولڈرزاس پروجیکٹ اوراس کے منافع میں شریک ہوتے ہیں،اوراگرمالیاتی ادارے اس بنیادپر سود جاری کریں،تویہ ترقی کابڑاذریعہ ثابت ہوسکتاہے،اور شریعت کے جو مقاصد ہیں کہ دولت کی منصفانہ تقسیم ہو،دولت کاارتکازنہ ہو،ان مقاصد کے حاصل ہونے میں اسلامی صکوک بڑااہم کرداراداکرسکتے ہیں۔

اسلامی صکوک کے فوائد

(1)اسلامی صکوک کاایک فائدہ یہ ہے کہ بڑے بڑے پروجیکٹ جوایک ادارہ مکمل نہیں کرسکتا،اسلامی صکوک جاری کرکے بڑے پروجیکٹ میں سرمایہ کاری کرنے کی دوسروں کودعوت دی جاسکتی ہے۔

(2)اسلامی صکوک کادوسرافائدہ یہ ہے کہ جن لوگوں کے پاس فاضل سرمایہ موجود ہے،وہ سرمایہ کاری کرناچاہتے ہیں،اوران کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ان کاسرمایہ باؤنڈنہ ہو،بلکہ جس وقت وہ چاہیں،اپناسرمایہ واپس لے سکیں،تواس صورت میں اسلامی صکوک سے یہ مقصد حاصل ہوسکتاہے،کیونکہ اسلامی صکوک کوثانوی بازار(اسٹاک مارکیٹ)میں خریدااور بیچاجاسکتاہے،لہذاصکوک ہولڈرز کوجب سرمایہ کی ضرورت

ہو گی، تو وہ اسٹاک مارکیٹ میں صکوک فروخت کر کے اپنا سرمایہ حاصل کر سکتے ہیں، اور اس وقت مارکیٹ میں صکوک کی جو ویلیو ہو گی، اس کے مطابق ان کے صکوک فروخت ہو جائیں گے، اور جس پروجیکٹ کے لئے صکوک جاری کئے گئے ہیں، اگر اس میں نفع بھی حاصل ہو گیا ہے، تو صکوک ہولڈرز جب صکوک مارکیٹ میں فروخت کریں گے، تو وہ نفع بھی ان کو مل جائے گا۔

(3) اسلامی صکوک کا تیسرا فائدہ یہ ہے کہ جن اسلامی مالیاتی اداروں اور بینکوں کے پاس نقد اثاثہ زیادہ ہو جاتا ہے، اور فوری طور پر ان کے لئے اس کو فنانس کرنا مشکل ہوتا ہے، یا وہ چاہتے ہیں کہ زائد نقد اثاثہ کی اس طرح سرمایہ کاری کی جائے کہ جب بھی ان کو نقد اثاثے کی ضرورت ہو، تو وہ نقد اثاثہ حاصل کر سکیں، تو اس کے لئے اسلامی صکوک بہترین طریقہ ہے، اسلامی مالیاتی ادارے اسلامی صکوک خرید کر اپنا فاضل نقد اثاثہ فنانس کر سکتے ہیں، اور ان کو جب نقد اثاثے کی ضرورت ہو گی، تو اسٹاک مارکیٹ میں اسلامی صکوک فروخت کر کے نقد اثاثہ حاصل کر سکتے ہیں۔

اسلامی صکوک نے اسلامی بینکوں کی اہم ضرورت کو پورا کر دیا ہے، کیونکہ ہر بینک کے پاس فاضل نقد اثاثے موجود ہوتے ہیں، سودی بینک فاضل نقد اثاثے سے سودی بنیاد پر ٹریژری بل خرید لیتے ہیں، لیکن اسلامی بینکوں کے لئے ٹریژری بل خریدنے کی اجازت نہیں ہے، اور فاضل نقد اثاثہ اسی طرح بینک میں پڑا رہے، تو بینک کو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا، بلکہ ایک قسم کا نقصان ہے، اس لئے اسلامی بینکوں کا یہ اہم مسئلہ تھا کہ کوئی ایسا طریقہ ہو کہ فاضل نقد اثاثہ فنانس بھی ہو جائے، اور جب نقد کی ضرورت ہو، تو فوراً نقد مل جائے، تو اسلامی صکوک نے اسلامی مالیاتی اداروں کی اس ضرورت کو کافی حد تک پورا کر دیا ہے۔

(4) اسلامی صکوک کا چوتھا فائدہ یہ ہے کہ یہ دولت کی منصفانہ تقسیم کا ذریعہ اور وسیلہ ہیں، کیونکہ اس طریقے سے جو لوگ سرمایہ کاری کرتے ہیں، وہ حقیقی نفع میں شریک ہوتے ہیں، جس سے دولت کا ارتکاز ختم ہوتا ہے، اور اسلامی معیشت کا مقصد بھی یہ ہے کہ دولت کا ارتکاز نہ ہو، بلکہ دولت زیادہ سے زیادہ پھیلے، تاکہ ہر ایک اس سے فائدہ حاصل کر سکے۔

References

[1] Haiatul muhasbah wal muraja lil moassasat ul maliya,Almeaeer ul shariyah, Aufi 2022, miyar number 17.

[2] Haiatul muhasbah wal muraja lil moassasat ul maliya. Almeaeer ul shariyah, Aufi 2022, miyar number 17, Sukuk ul istismar.

[3] *Saleem bin Rustam Baz*, sharah al Majalah, addition 1898, Beroot(1/91)

[4] Haiatul muhasbah wal muraja lil moassasat ul maliya,Almeaeer ul shariyah, Aufi 2022, miyar number 17, band (1,3)

[5] *Al kasani, Alaud din Abobakar bin masood* , Almutawaffa 887, Badae us Sanae, Mussasatul Tarikh al arabi, Beroot, Vol 4, P 187.

[6]Haiatul muhasbah wal muraja lil moassasat ul maliya. Almeaeer ul shariyah, Aufi 2022, miyar number 17, Sukuk ul istismar. Alband 1/3.

[7] Haiatul muhasbah wal muraja lil moassasat ul maliya. Almeaeer ul shariyah, Aufi 2022, miyar number

17, Sukuk ul istismar.Alband 1/2/3.
[8] Haiatul muhasbah wal muraja lil moassasat ul maliya. Almeaeer ul shariyah, Aufi 2022, miyar number 17, Sukuk ul istismar. Alband 3/2/3.
[9] Haiatul muhasbah wal muraja lil moassasat ul maliya. Almeaeer ul shariyah, Aufi 2022, miyar number 17, Sukuk ul istismar.Aband 3/2/4.
[10] Ibne Abideen, Muhammad Ameen bin Abideen, Karachi, H.M Saeed, Hasiya Radul muktar ala dur rul muktar ,Vol 5.P 209. Kashful Qina Vol 3.P 289.
[11] Haiatul muhasbah wal muraja lil moassasat ul maliya. Almeaeer ul shariyah, Aufi 2022, miyar number 17, Sukuk ul istismar.Alband 3/3.
[12] Haiatul muhasbah wal muraja lil moassasat ul maliya. Almeaeer ul shariyah, Aufi 2022, miyar number 17, Sukuk ul istismar.Alband 3/3.
[13] Haiatul muhasbah wal muraja lil moassasat ul maliya. Almeaeer ul shariyah, Aufi 2022, miyar number 17, Sukuk ul istismar.Alband 3/4.
[14] Al kasani, Alaud din Abobakar bin masood , Almutawaffa 887, Badae us Sanae, Mussasatul Tarikh al arabi, Beroot, Vol 5, P 184.
[15] Haiatul muhasbah wal muraja lil moassasat ul maliya. Almeaeer ul shariyah, Aufi 2022, miyar number 17, Sukuk ul istismar.Alband 3/6/4.
[16] Haiatul muhasbah wal muraja lil moassasat ul maliya. Almeaeer ul shariyah, Aufi 2022, miyar number 17, Sukuk ul istismar.Alband 3/2/6.
[17] Haiatul muhasbah wal muraja lil moassasat ul maliya. Almeaeer ul shariyah, Aufi 2022, miyar number 17, Sukuk ul istismar.Alband 3/6/3.
[18] Al kasani, Alaud din Abobakar bin masood , Almutawaffa 887, Badae us Sanae, Mussasatul Tarikh al arabi, Beroot, Vol 6, P 175.
[19]Saleem bin Rustam Baz, sharah al Majalah, addition 1898, Beroot(1/91)
[20] Haiatul muhasbah wal muraja lil moassasat ul maliya. Almeaeer ul shariyah, Aufi 2022, miyar number 17, Sukuk ul istismar.Alband 3/8.
[21] Al Mosoa tul koetiya.Vol 31. P 173.
[22] Haiatul muhasbah wal muraja lil moassasat ul maliya. Almeaeer ul shariyah, Aufi 2022, miyar number 17, Sukuk ul istismar.Alband 3/9.